446

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۳۳

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

قادیان

خطبہ نمبر ۴۵

یوم سہ شنبہ

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق جملہ خط و کتابت بنام مینیجر الفضل ہو

جلد ۳۲	۱۲ ماہ فتح ۱۳۲۳ ہش	۲۵ ذی الحجہ ۱۳۶۳ھ	۱۲ دسمبر ۱۹۴۴ء	نمبر ۲۹۰

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۱ ماہ فتح۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آج لاہور تشریف لے گئے۔ حضور کے ہمراہ سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ حرم رابع حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت نواب محمد علی خان صاحب کی طبیعت کل سے نسبتاً بہتر ہے کامل صحت کے لئے دعا کی جائے۔

حضرت سیدہ ام متین صاحبہ حرم ثالث سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

افسوس مسماۃ حسن بی بی صاحبہ زوجہ مستری جان محمد صاحب امرتسری آج صبح گنج مغلپورہ میں وفات پا گئیں۔ نعش بذریعہ لاری یہاں لائی گئی۔ بعد نماز ظہر حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی اور مرحومہ کو بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا۔ احباب بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

خطبہ جمعہ

پنجاب کی عورتیں بالعموم اس سال جلسہ پر نہ آئیں

تحریک جدید کے بعض اور پہلو۔ سادہ زندگی اور کھیل تماشوں سے اجتناب

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۸ ماہ فتح ۱۳۲۳ ہش مطابق ۸ دسمبر ۱۹۴۴ء

مرتبہ۔ رحمت اللہ خان صاحب شاکر

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

میں آج پھر تحریک جدید کے متعلق کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ مگر اس مضمون کو شروع کرنے سے پہلے میں اس آنے والے

جلسہ سالانہ کے متعلق یہ اعلان

کرنا چاہتا ہوں۔ کہ اس سال کسی الٰہی مصلحت کے ماتحت عورتوں میں کثرت سے بیماریاں پائی جاتی ہیں۔ اور یہ کثرت حیرت انگیز ہے معلوم ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ کے بعض باریک قانون ایسے ہیں۔ جن کو ابھی طب نہیں سمجھ سکی۔ بعض دفعہ بیماریوں کا زیادہ حملہ بوڑھوں پر ہوتا ہے۔ بعض دفعہ زیادہ حملہ بیماریوں کا نوجوانوں پر ہوتا ہے۔ بعض دفعہ زیادہ حملہ بچوں پر ہوتا ہے۔ بعض دفعہ بیماریوں کا زیادہ حملہ مردوں پر ہوتا ہے۔ بعض دفعہ بیماریوں کا زیادہ حملہ عورتوں پر ہوتا ہے۔ اور اس سال

بیماریوں کا زیادہ حملہ عورتوں پر

معلوم ہوتا ہے۔ یہ بیماریوں کا حملہ عورتوں کے متعلق اس سال ایسا حیرت انگیز ہے۔ کہ ایک دن ایک ڈاک میں پانچ مختلف مقامات سے پانچ احمدی خواتین کی وفات کی خبریں آئیں۔ اور ان سب کی وفات قریباً ایک ہی بیماری کے نتیجہ میں واقع ہوئی تھی۔ اور پانچ خواتین کی وفات کی اطلاع کے ساتھ چھ تار آئے۔ اور سب تاروں کے الفاظ یہی تھے۔ کہ

wife Seriously ill,
Pray.

یعنی میری بیوی سخت بیمار ہے دعا کی جائے۔ ایک محدود ڈاک میں ایک دن میں ہی گیارہ ایسی اطلاعات کا ملنا جن میں سے پانچ اطلاعات وفات کی۔ اور چھ سخت بیماری کی ہیں۔ سخت حیرت انگیز بات ہے اور سب کی بیماری قریباً ایک ہی جیسی تھی۔ یعنی یا تو اسقاط ہوا۔ اور یا پھر زیادہ خون کا آنا لکھا تھا۔ علاوہ اسکے

عورتوں کی بیماری کی خبریں

متواتر آرہی ہیں۔ گو چند دنوں کی ڈاک میں زیادہ خبریں تو نہیں آئیں۔ مگر پھر بھی متواتر ایسی خبریں آرہی ہیں۔ خود قادیان میں بھی متواتر ایسے کیس ہوئے ہیں۔ کہ اسقاط ہوگیا۔ یا غیر معمولی طور پر خون کے زیادہ آنے کی وجہ سے وفات ہوگئی یا بیماری کا سخت حملہ ہوگیا۔ ایسے حالات میں عورتوں کے لئے

جلسہ پر آنے کے لئے سفر کرنا

میں سمجھتا ہوں۔ مناسب نہ ہوگا۔ پچھلے سال بھی بعض مجبوریوں کی وجہ سے میں نے اعلان کیا تھا۔ کہ جہاں تک ہو سکے عورتیں نہ آئیں۔ مگر پھر بھی قادیان کے ساتھ محبت کے جوش میں عورتیں آہی گئی تھیں۔ اور عورتوں کے جلسہ میں حاضری پہلے سالوں کی نسبت کم نہ تھی۔ بلکہ کچھ زیادہ ہی تھی۔ اس میں شبہ نہیں۔ کہ اخلاص اور محبت انسان سے بہت کچھ قربانیاں کرا لیتی ہے۔ مگر اس میں بھی شبہ نہیں۔ کہ

مومن کی جان خدا تعالیٰ کی نگاہ میں

بہت قیمتی ہوتی ہے۔ حدیث میں آتا ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ مجھ پر مومن کی جان نکالنے کا فعل بہت گراں ہوتا ہے۔ تو مومن کی جان بہت قیمتی ہوتی ہے۔ خصوصاً عورتوں کی جان بہت زیادہ قیمتی ہوتی ہے۔ جو آئندہ نسل کو قائم رکھنے والی ہوتی ہیں۔ ان حالات میں میں سمجھتا ہوں۔ مجھے

پچھلے سال سے زیادہ زور کے ساتھ

یہ اعلان کر دینا چاہیئے۔ کہ اس دفعہ عورتیں بالعموم نہ آئیں۔ خصوصاً ایسی بیماری کے دنوں میں کہ بچے بیماری کے اثر کو زیادہ قبول کرتے ہیں۔ اور یہ عورتوں میں بیماری کی وبا کا خاص موسم ہے۔ بارشیں بھی نہیں ہوئیں۔ اور خشک سردی پڑ رہی ہے۔ اور اس وجہ سے بھی عورتوں اور بچوں کے بیماری کا شکار ہو جانے کا زیادہ موقعہ ہے۔ اور اس سال ایک نئی بات یہ پیدا ہوگئی ہے۔ کہ چونکہ گاڑیوں کے دروازوں میں اور پائیدانوں پر کھڑے ہو کر سفر کرنے کی وجہ سے ایسے حوادث ہوئے ہیں۔ جن کے نتیجہ میں کئی اموات ہوتی رہی ہیں۔ اس لئے قریباً ایک ہی ہفتہ ہوا۔ گورنمنٹ نے

ایک نیا آرڈیننس

جاری کر دیا ہے۔ کہ اگر کوئی شخص گاڑی کے دروازہ میں یا پائیدان پر کھڑا ہو کر سفر کرتا ہوا پایا گیا۔ تو اسے قید کی سزا دی جائے گی۔ اور قادیان آنے کے لئے اول تو ویسے بھی گاڑیوں کا انتظام کم ہے۔ اور پھر جب گاڑیوں کے کمرے میں عورتیں بھر جاتی ہیں۔ تو مردوں کو مجبوراً باہر کھڑے ہو کر سفر کرنا پڑتا ہے۔ اور گورنمنٹ نے جو حکم نافذ کیا ہے۔ اسے اس نے ضرور پورا کرنا ہے۔ اور دوسری طرف گاڑیوں کے اندر گنجائش نہ ہونے کی وجہ سے مردوں کے لئے باہر کھڑے ہو کر سفر کرنے کے سوا چارہ نہ ہوگا

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔

ایڈیٹر: غلام نبی

تو اس کے معنے یہ ہوں گے۔ کہ ہمارے سینکڑوں آدمی بلا وجہ اور بغیر کسی ایسے قانون کو توڑنے کے جس سے ملک کا امن برباد ہوتا ہو۔

قید وبند کی مصیبت

میں مبتلا ہو جائیں گے۔

پس عورتوں میں بیماری کی کثرت۔ بارشوں کے نہ ہونے کی وجہ سے خشک سردی کے باعث بچوں اور عورتوں کے بیماریوں کا شکار ہو جانے کے خطرہ اور گورنمنٹ کے اس نئے قانون کی وجہ سے میں اعلان کرتا ہوں۔ کہ

پنجاب کی عورتیں

اس سال جلسہ سالانہ پر نہ آئیں۔ اس میں میں یہ استثنٰے کر دیتا ہوں۔ کہ بعض لوگوں کے رشتہ دار کہیں دور دراز مقامات پر باہر گئے ہوتے ہیں۔ ان کے ہاں شادی وغیرہ کا موقعہ ہوتا ہے۔ اور وہ جلسہ کے موقعہ پر ہی شادی کی تاریخ رکھ لیتے ہیں۔ اور اس وجہ سے ان کی عورتوں کا آنا ضروری ہو جاتا ہے۔ وہ آسکتی ہیں۔ یا جن عورتوں کے ساتھ بچے نہ ہوں۔ یا جن کو سفر کی سہولتیں حاصل ہوں۔ مثلاً وہ فرسٹ اور سیکنڈ کلاس میں سفر کر سکتی ہوں۔ یا موٹر میں کر سکتی ہوں۔ وہ بھی اس سے مستثنٰے ہیں۔ مگر

عورتیں بالعموم اس سال جلسے پر نہ آئیں

سوائے کسی اشد ضرورت کے۔ مثلاً جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔ شادی کی کوئی تقریب ہو۔ یا اور کوئی ایسی ہی ضرورت ہو۔ انسان کے لئے کوئی مکمل قانون بنانا مشکل ہوتا ہے۔ ممکن ہے۔ کسی کو کوئی ایسی ضرورت پیش آجائے۔ جو اس وقت میرے ذہن میں نہ ہو۔ ایسی صورت میں تو عورتوں کو اجازت ہے۔ اور ایسی ہی عورتیں آسکتی ہیں۔ یا پھر وہ عورتیں آسکتی ہیں۔ جن کے ساتھ چھ سات سال سے کم عمر کے بچے نہ ہوں۔ یا وہ آسکتی ہیں۔ جن کو سواری کی سہولتیں میسر ہوں۔ ایسی عورتوں کے سوا پنجاب کی عورتیں نہ آئیں۔

پنجاب سے باہر کے لئے

میں نے یہ پابندی نہیں رکھی۔ کیونکہ ان کے لئے قادیان آنے کا موقعہ جلسہ سالانہ ہی ہوتا ہے۔ مگر پنجاب کی عورتیں دوسرے موقعہ پر بھی آسکتی ہیں۔ مثلاً مجلس شوریٰ کے موقعہ پر مرد کم آتے ہیں۔ اس لئے عورتیں آسانی سے آسکتی ہیں۔ کیونکہ ان کے لئے ان ایام میں گاڑیوں میں زیادہ گنجائش نکل سکتی ہے۔ اور وہ قادیان کو دیکھنے یہاں کی صحبت سے فائدہ اٹھانے اور برکت حاصل کرنے کے لئے آسانی کے ساتھ آسکتی ہیں۔ ایسے مواقع پر جب تکالیف کا وقت ہو۔ حج بھی جو فرض ہے۔ منع ہو جاتا ہے۔ احادیث اور کتب فقہ میں آتا ہے۔ کہ حج صرف اس کے لئے ہی کرنا فرض ہے۔ جس کے پاس حج کے اخراجات کے لئے کافی رقم ہو۔ اور وہ اپنے گھر والوں کو بھی کافی خرچ دے سکتا ہو۔ اور جسے سفر کے لئے ہر قسم کی سہولتیں حاصل ہوں۔ اگر ان شرائط کے بغیر کوئی حج کے لئے جاتا ہے۔ تو چونکہ وہ حج کے شرائط کی خلاف ورزی کرتا ہے۔ اس لئے فقہ والوں کے نزدیک وہ گنہگار رہتا ہے۔ قرآن کریم میں

حج کے متعلق ایک عام اصول

بیان کیا گیا ہے۔ چنانچہ فرمایا! من استطاع الیہ سبیلا۔ یعنی جب تمام ضروری سامان مہیا ہوں۔ تو حج کرنا جائز ہے۔ ورنہ نہیں۔ تو جب ایسا موقعہ بھی ہوتا ہے۔ جب حج جو ایک فرض ہے۔ منع ہو جاتا ہے۔ تو ہمارا جلسہ تو بہرحال نوافل میں سے ہے۔ اور کوئی وجہ نہیں۔ کہ

مومنوں کی جانیں

نوافل کے لئے قربان کرنے کا خطرہ برداشت کیا جائے۔ جو مرد جلسہ پر آئیں۔ وہ واپس جا کر وہ باتیں جو وہ یہاں سنیں عورتوں کو سنا سکتے ہیں۔ اور یہاں آنے سے علوم میں زیادتی کا جو موقعہ عورتوں کو میسر آسکتا ہے۔ ایسے وہ اپنے خاوندوں۔ یا بھائیوں۔ یا بیٹوں یا باپوں سے حاصل کر سکتی ہیں۔

میں امید کرتا ہوں۔ کہ جماعتیں

اصرار اور توجہ کے ساتھ

میری اس ہدایت پر کاربند ہونے کی کوشش کرینگی۔ اور عورتوں کو اس بات پر آمادہ کرینگی کہ وہ قربانی کریں۔ اور اپنی اور اپنے مردوں کی جانوں کو خطرہ میں نہ ڈالیں۔ ہاں جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔

استثنائی صورتیں

بھی ہو سکتی ہیں۔ اور اشد ضرورت کے ماتحت جیسے کوئی شادی ہو۔ مثلاً کسی کا کوئی رشتہ دار جو فوج میں ملازم ہے۔ جلسہ پر آیا ہے اور اسے دو تین روز کی ہی رخصت ہے۔ اور وہ جلسہ کے بعد گھر جا کر اپنے رشتہ داروں سے نہ مل سکے گا۔ ایسے لوگوں کی رشتہ دار عورتیں آسکتی ہیں۔ ورنہ عام ہدایت یہی ہے کہ پنجاب کی عورتوں کو جلسہ پر آنے سے روکا جائے سوائے ان کے جن کے ساتھ چھ سات سال سے کم عمر کے بچے نہ ہوں۔ اس سے زیادہ عمر کے بچے ایک حد تک سفر کی تکالیف برداشت کر سکتے ہیں۔ اور ان میں علم حاصل کرنے کا بھی شوق پیدا ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ مگر جن عورتوں کے ساتھ چھ سات سال سے کم عمر کے بچے ہوں۔ وہ نہ آئیں۔ اور جن کو سفر کی سہولتیں حاصل ہو سکتی ہیں۔ وہ بھی اس سے مستثنٰے ہیں۔ اس کے بعد میں

تحریک جدید کیطرف

دوستوں کو پھر توجہ دلاتا ہوں۔ جہاں اس کا ایک پہلو مالی تھا۔ وہاں کچھ اور قیود بھی تھیں مثلاً سادہ زندگی اختیار کرنا اور کھیل تماشوں وغیرہ سے اجتناب۔ جہاں تک مجھے علم ہے جماعت کی اکثریت نے اس پر عمل کیا ہے۔ مگر پھر بھی ایک طبقہ ایسا ہے۔ جس نے پورے طور پر اس پر عمل نہیں کیا۔ چنانچہ تھوڑے ہی دن ہوئے۔ دہلی سے ایک نوجوان کا خط مجھے ملا۔ کہ یہاں بعض نوجوان سینما جاتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ اسے نہ دیکھنے کا کوئی حکم نہیں ہے۔ اس میں شبہ نہیں۔ کہ جہاں تک قانون کا سوال ہے جبراً روکنے کا اختیار حکومت کو ہی ہو سکتا ہے۔ ہمیں یہ اختیار نہیں۔ مگر روکنا بھی کئی قسم کا ہوتا ہے۔ ایک روکنا محبت اور پیار کے ذریعہ ہوتا ہے۔ بچے اگر ماں باپ کی بات مانتے ہیں۔ تو محبت اور پیار کی وجہ سے ہی مانتے ہیں۔ ورنہ کونسا ایسا قانون یا قاعدہ ہے۔ کہ جس سے ماں باپ بچوں کو مجبور کر کے حکم منوا سکتے ہیں۔ بسا اوقات بچے جوان ہوتے ہیں۔ خود کماتے ہیں۔ اور ماں باپ کی بھی پرورش کرتے ہیں۔ مگر پھر بھی ماں باپ ان کو کوئی ہدایت کریں تو وہ اسے مانتے ہیں۔ اس لئے نہیں۔ کہ اگر وہ نہ مانیں۔ تو ماں باپ مجبور کر کے منوا سکتے ہیں۔ بلکہ اس لئے کہ ماں باپ کے ساتھ ان کا تعلق محبت اور پیار کا ہوتا ہے۔

اسی طرح

ہمارا نظام بھی محبت اور پیار کا

ہے۔ کوئی قانون ہمارے ہاتھ میں نہیں۔ کہ جس کے ذریعہ ہم اپنے احکام منوا سکیں۔ بلکہ میری ذاتی رائے تو یہی ہے۔ کہ احمدیت میں خلافت ہمیشہ بغیر دنیوی حکومت کے رہنی چاہیئے۔

دنیوی نظام حکومت الگ ہونا چاہیئے اور خلافت الگ

تا وہ شریعت کے احکام کی تعمیل کی نگرانی کر سکے۔ ابھی تو ہمارے ہاتھ میں حکومت ہے ہی نہیں۔ لیکن اگر آئے۔ تو میری رائے یہی ہے۔ کہ خلفاء

شعائر اللہ کی زیارت کرنے والوں کیلئے ثواب کا موقع

اللہ تعالےٰ کے فضل وکرم کے ساتھ اس کی دی ہوئی توفیق سے احباب کرام جلسہ سالانہ کی برکات سے حصہ پانے کے لئے تیاری میں مصروف ہیں۔ ایسے دوست جنکو اللہ تعالےٰ نے وسعت دی ہے اپنے اور اپنے اہل وعیال کے لئے نئے لباس اور عمدہ بستر بنوا رہے ہیں۔ اس موقع پر انہیں یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ وفی اموالھم حق للسائل و المحروم۔ ان کے اموال میں محتاج بھائیوں کا حق ہے۔ خواہ وہ مانگیں یا نہ مانگ سکیں۔

اس حق کی ادائیگی کے لئے دوستوں کیواسطے یہ بہترین موقع ہے۔ کہ وہ اپنے ہاتھ سے قادیان کے محتاج اصحاب کو ان کا حق پہنچا سکتے ہیں۔ جن لوگوں کے لئے خود آنے میں معذوری ہے وہ دوسرے آنیوالے دوستوں کے ہاتھ مستعملہ یا نئے پارچات اور بستر بھجوا سکتے ہیں۔ اس عمل خیر سے جہاں ایک طرف خداتعالےٰ کا قائم کردہ حق ادا ہوگا۔ وہاں آپ سینکڑوں اصحاب الصفہ کی دل سے نکلی ہوئی دعائیں حاصل کرنے والے ہونگے۔ دفتر ہذا آپ کے دیئے ہوئے پارچات کو مستحقین تک پہنچانے میں آپ کی مدد کرے گا۔ خاکسار عبدالرحیم درد پرائیویٹ سکرٹری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کو ہمیشہ عملی سیاسیات سے الگ رہنا چاہیئے اور کبھی بادشاہت کو اپنے ہاتھ میں لینے کی کوشش نہ کرنی چاہیئے۔ ورنہ سیاسی پارٹیوں سے براہ راست خلافت کا مقابلہ شروع ہو جائے گا۔ اور خلافت ایک سیاسی پارٹی بن کر رہ جائے گی۔ اور

خلفاء کی حیثیت

باپ والی نہ رہے گی۔ اس میں شک نہیں کہ اسلام کے ابتداء میں خلافت اور حکومت جمع ہوئی ہیں۔ مگر وہ مجبوری تھی۔ کیونکہ شریعت کا ابھی نفاذ نہ ہوا تھا۔ اور چونکہ شریعت کا نفاذ ضروری تھا۔ اس لئے خلافت اور حکومت کو اکٹھا کر دیا گیا۔ اور ہمارے عقیدہ کی رو سے یہ جائز ہے۔ کہ دونوں اکٹھی ہوں۔ اور یہ بھی جائز ہے۔ کہ الگ الگ ہوں۔ ابھی تو ہمارے ہاتھ میں حکومت ہے ہی نہیں مگر میری رائے یہ ہے۔ کہ جب خدا تعالیٰ ہمیں حکومت دے۔ اس وقت بھی خلفاء کو اسے ہاتھ میں لینے کی کوشش نہیں کرنی چاہیئے۔ بلکہ الگ رہ کر

حکومتوں کی نگرانی

کرنی چاہیئے اور دیکھنا چاہیئے کہ وہ اسلامی احکام کی پیروی کریں۔ اور ان سے مشورہ لے کر چلیں۔ اور حکومت کا کام سیاسی لوگوں کے سپرد ہی رہنے دیں۔ پس اگر حکم کا سوال ہو۔ تو میرا نقطہ نگاہ تو یہ ہے۔ کہ اگر میری چلے تو میں کہونگا۔ کہ

حکومت ہاتھ میں آنے پر بھی

خلفاء اسے اپنے ہاتھ میں نہ لیں۔ انہیں اخلاق اور احکام قرآنیہ کے نفاذ کی نگرانی کرنی چاہیئے۔ پس اگر کوئی ہماری نصیحت کو نہیں مانتا۔ تو اس طرح کا حکم تو جیسے حکومت کے احکام ہوتے ہیں۔ نہ ہمارے اختیار میں ہے۔ اور نہ ہم دے سکتے۔ اور نہ اس کا نفاذ کرا سکتے ہیں۔ اور میرے دل کا میلان یہ ہے۔ کہ ایسے اختیارات کو لینا میں پسند ہی نہیں کرتا۔ اس لئے ہم تو جب بھی کوئی بات کہیں گے۔

محبت اور پیار سے

ہی کہیں گے۔ اور اگر اس سے کوئی یہ استدلال کرتا ہے۔ کہ حکم نہیں۔ تو اسے یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ ایسے احکام دینا نہ تو ہمارے اختیار میں ہے۔ اور نہ ہی ہم ایسے احکام کے نفاذ کی طاقت رکھتے ہیں۔ اور ایسے لوگ جو حکم تلاش کرتے ہیں۔ وہ اس جماعت میں داخلہ سے کوئی فائدہ بھی حاصل نہیں کر سکتے۔ فائدہ وہی حاصل کر سکتا ہے جو

محبت کے تعلق کو قائم

رکھے۔ اور یہ نہ دیکھے۔ کہ کوئی بات حکماً کہی گئی ہے یا نہیں۔ بلکہ صرف یہ دیکھے۔ کہ جس سے پیار ہے۔ اس کی بات کو وزن دینا ضروری ہے۔ اور اس کے نقش قدم پر چلنا لازمی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سوال کیا گیا۔ کہ آپ کی مجلس میں بعض ایسے لوگ بھی بیٹھتے ہیں۔ جو داڑھیاں منڈواتے ہیں۔ اور آپ ان کو داڑھی منڈوانے سے روکتے بھی نہیں۔ آپ نے فرمایا۔ کہ

ہمارا تعلق تو محبت کا ہے

جب ان لوگوں کو ہمارے ساتھ محبت ہوگی اور یہ دیکھیں گے۔ کہ ہم داڑھی رکھتے ہیں اور داڑھی کا رکھنا پسند کرتے ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے داڑھی تھی۔ اور آپ اسے پسند کرتے تھے۔ تو خود بخود رکھنے لگ جائیں گے۔ اور اس کی کوئی ضرورت ہی نہ رہے گی۔ کہ مجبور کر کے ان کو داڑھی رکھوائی جائے۔ یا کوڑے مار کر یا سزا دیکر رکھوائی جائے۔ جب ان کے اندر عشق پیدا ہوگا۔ تو اس

عشق کی وجہ سے

یہ خود بخود رکھنے لگ جائیں گے۔ تو بیشک ان معنوں میں تو ہم نے حکم نہیں دیا۔ کہ تماشے وغیرہ نہ دیکھے جائیں۔ جن معنوں میں حکومت کے احکام ہوتے ہیں۔ ورنہ ہدایت بھی حکم ہی ہوتی ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہاں یہ حکم دیا ہے۔ کہ دائیں ہاتھ سے کھایا جائے۔ اور نہ یہ ضروری ہے کہ آپ کا کوئی ایسا حکم معین الفاظ میں ہی ہو۔ تو اس کو مانا جائے۔ ہر مومن جب دیکھتا ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم دائیں ہاتھ سے کھاتے تھے۔ اور اسے پسند کرتے تھے۔ اور بعض دوسروں کو آپ نے اسکی ہدایت کی۔ تو وہ اس پر عمل کرنا ضروری سمجھتا ہے اور اگر وہ اس پر عمل نہیں کرے گا تو یقیناً اسکے

ایمان میں رخنہ

پیدا ہوگا۔ تو یہ بات ہی غلط ہے۔ کہ ہر بات کے لئے حکم ہی ہو۔ تو اس پر عمل ہوگا ورنہ نہیں۔ اگر ہر بات کے لئے حکم ضروری ہو۔ تو وہی مثال ہوگی جیسے کہتے ہیں کوئی آقا تھا۔ جو اپنے

نوکروں پر بہت سختی

کیا کرتا تھا۔ ایک شخص اس کے پاس آکر نوکر ہوا۔ اور اس نے کہا۔ کہ جناب مجھے لکھ کر دیدیجئے۔ کہ مجھے کیا کیا کام کرنے ہوں گے۔ اگر میں ان میں سے کسی میں بھی کوتاہی کروں۔ تو جو سزا چاہیں دیں۔ اور اگر میں آپ کے وہ تمام احکام بجالاؤں تو پھر آپ کو خفگی کا کوئی حق نہ ہوگا۔ آقا بے وقوف تھا۔ وہ دھوکے میں آگیا۔ اور اس نے خیال کیا۔ کہ اب یہ اچھی طرح قابو آجائیگا۔ وہ لکھنے بیٹھ گیا۔ اور بہت دیر تک سوچ سوچ کر اس نے ایک لمبی فہرست تیار کی۔ اور نوکر کو دے دی۔ نوکر کچھ دن وہ تمام کام کرتا رہا۔ ایک دن آقا گھوڑے پر سوار تھا۔ اور نوکر ساتھ چلا جا رہا تھا کہ گھوڑا بدک گیا۔ اور ایسا بھاگا۔ کہ آقا نیچے گر گیا۔ مگر اس کا ایک پاؤں رکاب میں پھنسا رہ گیا۔ گھوڑا بھاگا جا رہا تھا۔ اور وہ ساتھ ساتھ گھسٹتا جا رہا تھا۔ اس نے نوکر کو آواز دی۔ کہ بھاگ کر آؤ۔ اور میرا پیر رکاب میں سے نکالو۔ نوکر نے جیب سے اس کے تحریر کردہ احکام کی فہرست نکالی۔ اور کہا کہ

دیکھ لو سرکار اس میں شرط یہ لکھی نہیں

اب بھلا یہ بات کس کے ذہن میں آسکتی ہے۔ کہ یہ بھی لکھ دوں۔ کہ اگر میں کبھی گھوڑے سے گر پڑوں۔ اور پاؤں رکاب میں پھنس جائے۔ تو اسے نکالنا بھی تمہارا فرض ہے۔ تو

اس قسم کا تعلق

بالکل بے معنی ہوتا ہے۔ کسی کا باپ۔ بیٹا۔ بھائی۔ یا کوئی اور عزیز اس طرح گر رہا ہو۔ اور وہ ساتھ ہو۔ تو خواہ اسے کوئی حکم نہ بھی ہو۔ وہ فوراً بھاگ کر اس کی مدد کو پہنچے گا۔ بلکہ اگر کوئی تعلق رشتہ داری کا نہ ہو۔ تب بھی انسان ایسی حالت دیکھ کر بے تاب ہو جاتا ہے۔ لیکن جہاں سارا تعلق احکام پر ہی ہو۔ وہاں یہی مثال صادق آتی ہے۔ جو اس آقا اور نوکر کی ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ جب عمرہ کے لئے گئے۔ تو

حدیبیہ کے مقام پر

کفار نے ان کو روکا۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خدا تعالیٰ کے منشاء کے مطابق یہی مناسب سمجھا۔ کہ صلح کر لی جائے۔ صلح کی شرائط طے کرنے کے لئے مکہ کا ایک سردار رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ اور بات چیت کرنے لگا۔ آپ اس کی پیشکردہ شرائط پر جرح فرماتے۔ اور بعض شرائط کے متعلق فرماتے۔ کہ یہ سختی ہے اسے بدلو۔ وہ بعض دفعہ آپ کی بات مان لیتا۔ اور بعض دفعہ زور دیتا۔ کہ آپ اس کی بات مان لیں وہ بوڑھا آدمی تھا۔ اس لئے بعض اوقات کہتا۔ کہ دیکھو میں باپ کی جگہ ہوں۔ میری بات مان لو۔ اس میں آپ کے لئے فائدہ ہے۔ اور باتیں کرتے وقت وہ کبھی آپ کی داڑھی کو ہاتھ لگاتا۔ اور کہتا کہ میری یہ بات مان لیں۔ یہ عام طریق ہے کہ

بڑی عمر کے آدمی

جب کسی سے کوئی بات کرنے لگتے ہیں۔ تو کبھی اپنی داڑھی کو ہاتھ لگاتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ دیکھو میری اس داڑھی کا لحاظ کر دیا میری بات مان لو۔ اور کبھی دوسرے کی داڑھی کو ہاتھ لگاتے ہیں۔ اب یہ کوئی

شریعت کا حکم نہیں

تھا۔ کہ اگر کوئی کافر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی داڑھی کو ہاتھ لگائے۔ تو صحابہ کا فرض ہے کہ اسے روکیں۔ مگر محبت خود حکم تجویز کر لیتی ہے۔ جب اس نے دو تین بار اس طرح آپ کی داڑھی کو ہاتھ لگایا۔ تو ایک صحابی سے نہ رہا گیا۔ اور انہوں نے آگے بڑھ کر تلوار کا کندا اسکے ہاتھ پر مار کر اسکا ہاتھ ہٹا دیا۔ اور کہا اپنا ناپاک ہاتھ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ریش مبارک کو مت لگاؤ۔ اب جہاں تک عمر کا سوال ہے۔ یہ ایک عام قاعدہ ہے۔ کہ بڑی عمر کے لوگ چھوٹی عمر کے آدمیوں سے بات کرتے وقت کبھی اپنی داڑھی کو ہاتھ لگاتے ہیں اور کبھی دوسرے کی داڑھی کو۔ اور گو وہ شخص عمر میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے بڑا تھا۔ مگر صحابہ کے نزدیک تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بزرگی کے مقابل میں اسکی کوئی حیثیت ہی نہ تھی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس صحابی نے جب اس طرح اس کا ہاتھ پیچھے ہٹا دیا۔ تو اس نے نظر اوپر اٹھا کر اس صحابی کی طرف دیکھا۔ انہوں نے خود پہنا ہوا تھا جس سے چہرہ ڈھکا ہوا تھا۔ صرف آنکھیں ننگی تھیں۔ اس لئے اسے پہچاننے میں کچھ دیر لگی۔ مگر اس نے پہچان لیا۔ اور کہا کہ کون؟ کیا تم فلاں کے بیٹے ہو۔ اس صحابی نے کہا۔ ہاں اس نے کہا تمہیں شرم نہیں آتی کہ مجھ سے ایسا سلوک کرتے ہو۔ تمہارے خاندان پر میرے یہ یہ احسانات ہیں۔ پھر تم نے یہ حرکت کیسے کی۔ واقعہ میں وہ

محسن طبیعت کا آدمی

تھا۔ سب کی خدمت کیا کرتا تھا۔ اور قریباً سب اہل مکہ اس کے زیر احسان تھے۔ عربوں بالخصوص مسلمانوں میں احسان کی بڑی قدر تھی۔ اس لئے گو صحابہ کے دل یہ دیکھ کر کہ وہ بار بار آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ کی ریش مبارک کو ہاتھ لگاتا تھا۔ جل رہے تھے۔ مگر اس کے احسانات کی وجہ سے خاموش تھے۔ اور وہ پھر بڑے جوش سے باتیں کرتا ہوا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ریش مبارک کو ہاتھ لگا دیتا اور کہتا کہ دیکھو میں عرب کا باپ ہوں۔ میری یہ بات مان لو۔ اس میں آپ لوگوں کا فائدہ ہے وہ اس طرح باتیں کر رہا تھا۔ جس طرح

بڑی عمر کے لوگ چھوٹی عمر والوں سے

باتیں کیا کرتے ہیں۔ اور صحابہ میں سے کسی کو جرأت نہ ہوتی تھی۔ کہ اسے روکیں۔ کیونکہ قریباً سب مکہ والے اس کے زیر احسان تھے۔ اس نے دو تین بار جو اس طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ریش مبارک کو ہاتھ لگایا۔ تو صحابہ میں سے ایک آگے بڑھے۔ اور اس کے ہاتھ کو پیچھے ہٹا کر کہا۔ کہ اپنا ہاتھ پیچھے ہٹا تو کون ہے۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ریش مبارک کو ہاتھ لگاتا ہے۔ اس نے اس صحابی کی طرف دیکھا۔ اور پھر پہچان کر کہا۔ کہ کون ہے۔

ابوبکر ابو قحافہ کا بیٹا

اور پھر کہا کہ بیشک تمہارا حق مجھے روکنے کا ہے تمہارے خاندان پر بے شک میرا کوئی احسان نہیں۔ حضرت ابوبکرؓ کی طبیعت نرمیلی تھی۔ مگر آپ سمجھ گئے۔ کہ اس شخص کو روکنے کی جرأت اب کوئی صحابی

نہیں کر سکتا۔ میں ہی ہوں۔ جس پر اس کا کوئی احسان نہیں۔ اور اس لئے آگے بڑھ کر اسے روک دیا۔ تو اب یہ کونسا حکم تھا۔ کہ اگر کوئی کافر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے باتیں کرتے ہوئے آپ کی ریش مبارک کو ہاتھ لگا دے تو اسے روکا جائے۔ یہ صرف

محبت کا ہی تعلق

تھا۔ بلکہ اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم منع فرماتے۔ تب بھی صحابہ کے دل اس موقع پر ابلنے ضروری تھے۔ آخر جب معاہدہ تحریر کیا جانے لگا۔ تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لکھوایا۔ کہ میں محمد رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) اہل مکہ کے ساتھ یہ معاہدہ کرتا ہوں۔ اس پر

اس شخص نے اعتراض کیا

اور کہا۔ کہ اگر ہم آپ کو رسول اللہ مانتے۔ تو پھر کسی معاہدہ کی ضرورت ہی کیا تھی۔ پھر تو ہم آپ پر ایمان ہی لے آتے۔ پس اس معاہدہ میں جو دو فریقوں کے درمیان ہو رہا ہے۔ رسول اللہ لکھنے کے کیا معنے ہیں۔ یہ سنکر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لکھنے والے سے فرمایا۔ کہ رسول اللہ کا لفظ کاٹ کر اسکی بجائے محمد بن عبد اللہ لکھ دو۔ حضرت علیؓ لکھنے والے تھے۔ انہوں نے عرض کیا۔ کہ میں تو

رسول اللہ کا لفظ کاٹنے کی جرأت

نہیں کر سکتا۔ اب یہاں تو حکم بھی تھا۔ کہ یہ لفظ کاٹ دو۔ مگر حضرت علیؓ کی محبت نے انہیں ایسا نہ کرنے دیا۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا۔ کہ لاؤ کاغذ مجھے دو۔ اور اپنے ہاتھ سے رسول اللہ کا لفظ کاٹ دیا۔ تو یہاں بظاہر حکم بھی تھا۔ مگر اس

حکم کے ہوتے ہوئے

بھی حضرت علیؓ اسی رستہ پر چلے۔ جو محبت اور ادب کا رستہ تھا۔ مگر چونکہ کفار کا یہ اعتراض صحیح تھا۔ کہ اگر ہم آپ کو اللہ تعالےٰ کا رسول مانتے۔ تو پھر آپ سے کوئی معاہدہ ہی کیوں کرتے۔ معاہدہ کرنے کے تو معنے ہی یہ ہیں۔ کہ ہم آپ کو رسول اللہ نہیں مانتے۔ اس لئے اس معاہدہ میں وہ لفظ نہیں لکھا جانا چاہیے جو ہم مانتے ہی نہیں۔ رسول

کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان الفاظ کو خود کاٹ دیا۔ یہ

آپ کا انصاف

تھا۔ مگر آج احرار نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارہ میں یہ وطیرہ اختیار کر رکھا ہے۔ کہ جب امرتسر کے جلسہ میں ایک معزز سکھ نے حضرت محمد صاحب کہا۔ تو وہ گالیاں دینے لگ گئے۔ کہ حضرت محمد صاحب کیوں کہتے ہو۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کیوں نہیں کہتے۔ حالانکہ ان کے سامنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اپنا نمونہ موجود تھا۔ کہ جب کفار نے رسول اللہ کے لفظ پر اعتراض کیا۔ تو آپ نے اپنے ہاتھ سے اسے کاٹ دیا۔ مگر

جس فیصلہ کا اعلان

آج سے چودہ سو سال قبل خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرما چکے ہیں۔ یہ احراری آج اسے رد کر رہے ہیں۔ اور پھر اس طرز عمل کے باوجود آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ محبت کا دعویٰ بھی کرتے ہیں۔ اور نادان اتنا نہیں سمجھتے۔ کہ اگر وہ شخص آپ کو رسول اللہ مانتا تو پھر سکھ کیوں رہتا۔ مسلمان کیوں نہ ہو جاتا۔ اس کا حق یہی تھا۔ کہ "حضرت محمد صاحب" کہدیتا۔ اور

مسلمانوں کو اس کا ممنون

ہونا چاہیئے تھا۔ کہ وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام احترام کے ساتھ لیتا ہے۔ مگر احراریوں نے شور مچا دیا۔ اور گالیاں دینے لگے حالانکہ خود مسلمانوں کے لٹریچر میں کئی جگہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر صرف محمدؐ اور احمدؐ کہہ کر کیا گیا ہے۔ گو یہ محبت کی وجہ سے ہی ہوتا ہے۔ یہ ایک ضمنی بات تھی۔ اور یہ مثال میں نے اس لئے دی ہے کہ جہاں محبت کا تعلق ہو۔ وہاں حکم تلاش نہیں کئے جاتے بلکہ

ہدایت اور منشاء

کو تلاش کر کے پیچھے چلنا ضروری ہوتا ہے۔ احادیث میں اس کی ایک اور مثال بھی ہے۔ ایک دفعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ بعض لوگ کناروں پر دیواروں کے ساتھ ساتھ کھڑے تھے۔ اس لئے پیچھے کے لوگ آواز کو سن نہ سکتے تھے آپ نے فرمایا۔ بیٹھ جاؤ۔ جب آپ کے منہ سے یہ الفاظ نکلے۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود

گلی میں آ رہے تھے

وہیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے یہ الفاظ کہ "بیٹھ جاؤ" آپ کے کان میں پڑے۔ اور آپ وہیں بیٹھ گئے۔ اور پھر جس طرح بچے گھسٹ گھسٹ کر چلتے ہیں۔ گھسٹنے لگے۔ اور اسی حالت میں خطبہ گاہ کی طرف آنے لگے۔ پیچھے سے ایک اور صحابی آئے۔ اور انہوں نے کہا عبد اللہ یہ کیا بےہودہ حرکت کر رہے ہو تم تندرست اور توانا آدمی ہو۔ یہ کیا حرکت کر رہے ہو۔ حضرت عبد اللہ نے کہا کہ رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد میرے کان میں پڑا تھا۔ کہ "بیٹھ جاؤ"۔ اور میں نے سوچا کہ اگر خطبہ گاہ تک پہنچنے سے قبل میری موت واقع ہو جائے۔ تو میں رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

اس حکم پر عمل کئے بغیر

ہی مر جاؤں گا۔ اس لئے میں نے ضروری سمجھا کہ فوراً ہی اس حکم پر عمل کر لوں۔ حالانکہ یہ صاف بات ہے۔ کہ یہ حکم حضرت عبد اللہ کے لئے نہ تھا۔ بلکہ ان لوگوں کے لئے تھا۔ جو کناروں پر کھڑے تھے۔ مگر پھر بھی جونہی آپ کے یہ الفاظ کہ "بیٹھ جاؤ" ان کے کان میں پڑے۔ ایک

عاشق صادق کی طرح

وہ گلی میں ہی بیٹھ گئے۔ اور اس طرح چلنے لگے۔ کہ جس طرح سنجیدہ لوگ عام طور پر نہیں چلتے۔ اور یہی مناسب سمجھا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا منشاء مبارک مجھے بھی پورا کرنا چاہیئے۔ گو آپ کی مراد مجھ سے نہیں۔

قرآن کریم میں حکم

ہے۔ کہ جب رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے کوئی مشورہ لو۔ تو پہلے صدقہ دے لیا کرو۔ کہتے ہیں حضرت علیؓ نے اس حکم سے پہلے کبھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کوئی مشورہ نہ لیا تھا۔ مگر جب یہ حکم نازل ہوا تو حضرت علی آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کچھ رقم بطور صدقہ پیش کر کے عرض کیا۔ کہ میں کچھ مشورہ لینا چاہتا ہوں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے الگ جا کر حضرت علی سے باتیں کیں کسی دوسرے صحابی نے حضرت علی سے دریافت کیا کہ کیا بات تھی۔ جس کے متعلق آپ نے مشورہ لیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت علیؓ نے جواب دیا۔ کہ کوئی خاص بات تو مشورہ طلب نہ تھی۔ مگر میں نے چاہا۔ کہ

قرآن کریم کے اس حکم پر بھی عمل

ہو جائے۔ شیعہ اس واقعہ سے دوسرے صحابہ کی تنقیص کا پہلو نکالتے ہیں۔ مگر ان کی یہ بات بالکل لغو ہے۔ یہ واقعہ حضرت علیؓ کی محبت کا ثبوت ضرور ہے۔ مگر اس میں دوسرے صحابہؓ کی تنقیص کا کوئی پہلو نہیں۔ شیعہ لوگ اس سے یہ نتیجہ نکالتے ہیں۔ کہ قرآن کریم میں ءَاَشْفَقْتُم کا جو لفظ آیا ہے۔ یعنی کیا تم اس بات سے ڈر گئے ہو۔ کہ مشورہ لینے سے پہلے صدقہ دے لیا کرو۔ اس سے مراد یہ ہے۔ کہ صحابہؓ صدقہ کے حکم سے ڈر گئے تھے۔ عام طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ یہ حکم پہلے دن نازل ہوا۔ کہ مشورہ لینے سے پہلے صدقہ دے لیا کرو۔ اور دوسرے دن اسے منسوخ کرنے والا حکم نازل ہو گیا۔ کیونکہ صحابہؓ اس بات سے ڈر گئے تھے۔ کہ اب انہیں صدقہ دینا پڑے گا۔ مگر حضرت علیؓ نے اس حکم پر عمل کیا۔ حالانکہ وہ اتنا نہیں سوچتے۔ کہ حضرت علیؓ نے

زیادہ سے زیادہ ایک دینار

صدقہ دے دیا ہوگا۔ مگر صحابہؓ میں ایسے لوگ تھے۔ جنہوں نے بہت بڑی بڑی قربانیاں کیں۔ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے چندہ کی تحریک فرمائی۔ حضرت عمرؓ نے چاہا۔ کہ اس تحریک میں میں ابوبکرؓ سے بڑھ جاؤں۔ چنانچہ وہ

اپنا نصف مال

لے آئے۔ وہ آئے۔ تو حضرت ابوبکرؓ پہلے سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں پہنچ چکے تھے۔ اور اپنا چندہ پیش کر چکے تھے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان سے کہا۔ ابوبکر گھر میں کیا چھوڑ آئے ہو۔ انہوں نے عرض کیا۔

اللہ اور رسول کا نام

ہی گھر میں چھوڑا ہے۔ اور کچھ نہیں۔ یہ سنکر حضرت عمرؓ نے دل میں کہا۔ کہ میں ان سے بڑھ نہیں سکتا۔ تو جن لوگوں نے اپنے سارے مال اور نصف مال پیش کر دیئے۔ کوئی اندھا اور نادان ہی یہ کہہ سکتا ہے۔ کہ وہ ایک دینار پیش کرنے سے ڈر گئے۔ ایک غزوہ کی تیاری کے لئے ایک دفعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے چندہ کی تحریک کی۔ تو حضرت عثمانؓ نے

بارہ ہزار دینار

پیش کئے۔ پھر کون کہہ سکتا ہے۔ کہ یہ لوگ ایک دینار بطور صدقہ پیش کرنے سے ڈر گئے۔ شیعوں کی یہ بات صرف صحابہؓ سے

بغض اور کینہ کا نتیجہ

ہے۔ اس میں شبہ نہیں۔ کہ ایک نیکی کا خیال حضرت علیؓ کو آیا۔ اور انہوں نے اس پر عمل کیا۔ مگر یہ نہیں کہ اس واقعہ سے دوسرے صحابہ رضؓ کی تنقیص ثابت ہوتی ہے۔ بعض دفعہ کسی کو ایک نیکی کا خیال آجاتا ہے۔ اور وہ اس پر عمل کر لیتا ہے۔ مگر اس سے دوسروں پر اسکی فضیلت ثابت نہیں ہو سکتی۔ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مجلس میں بیٹھے تھے۔ آپ نے فرمایا۔ کہ

جنت کا ایک مقام

ایسا ایسا ہے۔ اور مجھے امید ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے مجھے وہ مقام عطا کرے گا۔ یہ بات سنتے ہی ایک صحابی کھڑے ہو گئے۔ اور عرض کیا یا رسول اللہ دعا فرمائیں۔ میں بھی آپ کے ساتھ ہوں۔ آپؐ نے فرمایا۔ تم بھی میرے ساتھ ہو گے۔ یہ سنکر ایک اور صحابی کھڑے ہوئے۔ اور کہا۔ یا رسول اللہ میرے لئے بھی دعا فرمائیں۔ کہ میں بھی آپ کے ساتھ ہوں۔ آپؐ نے فرمایا۔ جس نے اس سے فائدہ اٹھانا تھا۔ اٹھا لیا۔ اب تو ہر کوئی یہ کہہ سکتا ہے۔ تو کسی نیکی کا خیال بعض اوقات کسی کو آجاتا ہے۔ اور کسی دوسری نیکی کا خیال کسی دوسرے کو آجاتا ہے۔ یہ موقعہ اس آیت کی تفسیر کا نہیں ہے اس لئے میں اسکی تفصیل میں نہیں جا سکتا۔ مگر بہرحال

یہ اعتراض خلاف عقل

اور خلاف واقعہ ہے۔ ہاں ہم یہ مانتے ہیں۔ کہ حضرت علی کو ایک نیکی کا خیال آگیا۔ اور انہوں نے اس سے فائدہ بھی اٹھا لیا۔ مگر یہ بات بالکل غلط ہے۔ کہ دوسرے صحابہ رضؓ ڈر گئے تھے۔ جن لوگوں نے اپنے نصف اموال پیش کر دیئے۔ بلکہ جنہوں نے سارے اموال دے دیئے۔ اور ایک ایک تحریک میں بارہ بارہ ہزار دینار دیئے کیونکر کہا جا سکتا ہے۔ کہ وہ ایک دینار پیش کرنے سے ڈر گئے۔

تو مومن یہ نہیں دیکھا کرتا۔ کہ حکم کیا ہے۔ بلکہ یہ دیکھتا ہے۔ کہ بات کی غرض و غایت کیا ہے۔ اور پھر اس پر عمل کرتا ہے۔ اور اس غرض کو پورا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ سینما کے متعلق میرا خیال ہے۔ کہ

اس زمانہ کی بدترین لعنت

ہے۔ اس نے سینکڑوں شریف گھرانے کے لوگوں کو گویا اور سینکڑوں شریف خاندانوں کی عورتوں کو ناچنے والی بنا دیا ہے۔ میں ادبی رسالے وغیرہ دیکھتا رہتا ہوں۔ اور میں نے دیکھا ہے۔ کہ سینما کے شوقین اور اس سے تعلق رکھنے والے نوجوانوں کے مضامین میں ایسا تمسخر ہوتا ہے۔ اور ان کے اخلاق اور ان کا مذاق ایسا گندا ہوتا ہے۔ کہ حیرت ہوتی ہے۔ سینما والوں کی غرض تو روپیہ کمانا ہے۔ نہ کہ اخلاق سکھانا۔ اور وہ روپیہ کمانے کے لئے ایسے لغو اور بے ہودہ فسانے اور گانے پیش کرتے ہیں۔ کہ جو اخلاق کو سخت خراب کرنے والے ہوتے ہیں۔ اور شرفاء جب ان میں جاتے ہیں۔ تو ان کا مذاق بھی بگڑ جاتا ہے۔ اور ان کے بچوں اور عورتوں کا بھی۔ جن کو وہ سینما دیکھنے کے لئے ساتھ لے جاتے ہیں۔ اور سینما

ملک کے اخلاق پر ایسا تباہ کن اثر

ڈال رہے ہیں۔ کہ میں سمجھتا ہوں۔ میرا منع کرنا تو الگ رہا۔ اگر میں ممانعت نہ کروں۔ تو بھی مومن کی روح کو خود بخود اس سے بغاوت کرنی چاہیئے۔

اسی طرح

سادہ زندگی اختیار کرنے کی تحریک

ہے۔ گو یہ بھی حکم نہیں۔ بلکہ بعض حالات میں قرآن کریم کا حکم ہے۔ کہ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بھی فرمایا ہے۔ کہ اگر خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی نعمت ملے۔ تو انسان کے بدن پر بھی اس کا اثر ظاہر ہونا چاہیئے۔ مگر آج

اسلام کے لئے قربانیوں کا زمانہ

ہے۔ اور ایسا زمانہ ہے۔ کہ ہمیں چاہیئے۔ اسلام کی خاطر قربانی کرنے کی غرض سے جائز خواہشات کو بھی جہاں تک چھوڑ سکیں۔ چھوڑ دیں۔ جب تک ایسا نہ کیا جائے۔ اسلام کو ترقی حاصل نہیں ہو سکتی۔ آج ہمیں جائز خواہشات کو بھی اسلام کے لئے ترک کر دینا چاہیئے۔ اسلام میں نے نازل نہیں کیا۔ بلکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی طرف سے بھی یہ نہیں۔ یہ تو خدا تعالےٰ نے نازل کیا ہے۔ میں تو صرف اسکی خدمت کرنے والا ہوں۔ خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

خدا تعالےٰ کے پیغام بر

تھے۔ اسکی ذمہ واری صرف مجھ پر نہیں۔ بلکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر بھی نہیں۔ خود قرآن کریم آپؐ کو مخاطب کر کے فرماتا ہے۔ کہ تو داروغہ نہیں۔ حالانکہ آپ اسلام لانیوالے تھے۔ اور آپ کو حکم تھا۔ کہ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ۔ اور اس لحاظ سے اسلام کی اشاعت کی ذمہ واری سب سے پہلے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر ہے۔ اور جب ان کے متعلق اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے۔ کہ تو نگران۔ محافظ اور ذمہ وار نہیں۔ تو میں کس طرح ذمہ وار ہو سکتا ہوں۔ میں تو صرف بات پہنچاتا ہوں۔

جن کے دل میں عشق اور محبت

ہے۔ ان کو خود بخود اس پر عمل کرنا چاہیئے۔ لیکن جس کے دل میں محبت اور عشق نہیں۔ ان کو اگر ہزار حکم بھی دیئے جائیں۔ تو بھی وہ عمل نہیں کریں گے۔ اثر تو عشق اور محبت کے نتیجہ میں ہوتا ہے۔ کسی کے حکم دینے یا زور دینے سے نہیں ہو سکتا۔ ایک دفعہ ایک چندہ کے لئے تحریک کرنی تھی۔ میں نے ایک دوست سے کہا کہ اس کے لئے تحریک لکھیں۔ اور چونکہ وہ

نرم طبیعت کے آدمی

تھے۔ میں نے کہا۔ کہ ذرا زوردار تحریک لکھیں۔ ان کی تو طبیعت ہی نرم تھی۔ زوردار انہوں نے کیا لکھنا تھا۔ انہوں نے تحریک لکھی۔ وہ شائع ہوئی۔ تو بعض دوستوں نے مجھے آکر کہا۔ کہ یہ عجیب بات ہے۔ کہ اس تحریک میں بار بار یہ الفاظ آتے ہیں۔ کہ میں زور سے کہتا ہوں۔ تو اس طرح زور دینے سے کچھ نہیں بنتا۔ بلکہ جو کچھ ہوتا ہے۔

دل کی محبت اور عشق

سے ہوتا ہے۔ جس کے دل میں محبت ہے۔ اس کے لئے تو اشارہ ہی کافی ہے۔ اور جس کے دل میں محبت ہی نہیں۔ اسے خواہ کتنے زور سے تحریک کی جائے۔ اس پر اثر نہ ہوگا۔ بلکہ جس کے دل میں محبت ہی نہیں۔ اس پر تو لاٹھی سے بھی کوئی اثر نہیں ہو سکتا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پس، جن لوگوں کے قلوب میں محبت ہے اسلام کی خدمت کا احساس ہے۔ ان کو چاہیئے کہ وہ اپنی زندگیوں کو سادہ بنائیں۔ اور ایسا بنائیں۔ کہ

زیادہ سے زیادہ خدمت اسلام

کرنے کے قابل ہو سکیں۔ اور دنیا میں حقیقی مساوات قائم کر سکیں۔ جس کے بغیر دنیا میں کبھی امن قائم نہیں ہو سکتا۔ اور جب تک حقیقی مساوات قائم نہیں ہوتی۔ دنیا سے مفاسد۔ تفرقے اور عیاشی کا خاتمہ نہیں ہو سکتا۔ پس جن لوگوں کے دلوں میں محبت ہے۔ وہ الفاظ کو نہیں دیکھتے یہ نہیں دیکھتے کہ کیا حکم دیا گیا ہے یا حکم نہیں دیا گیا بلکہ وہ

بات کی غرض و غایت

کو سمجھتے اور اسے پورا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ وہ اپنے اس اقرار کو دیکھتے ہیں۔ جو انہوں نے بیعت کے وقت کیا تھا۔ مگر جن کے دل میں محبت نہیں۔ ان پر میرے الفاظ کیا اثر کیا کر سکتے ہیں۔ ان پر تو قرآن کریم بھی اثر نہیں کر سکتا۔ قرآن کریم آہستہ آہستہ نازل ہوا۔ تا دلوں پر اثر کرے۔ ابو جہل نے قرآن سُنا مگر اس پر کوئی اثر نہ ہوا۔ عتبہ و شیبہ پر کوئی اثر نہ ہوا۔ مگر ہزاروں لوگ ایسے ہیں

ایک ایک آیت

کو ہی سُن کر ایمان لے آئے۔ پس ایمان تو تمہارے دلوں سے ہی پیدا ہوگا۔ میرے الفاظ سے نہیں میں تو صرف معلم ہوں۔ اور میں نے بات پہنچانی ہے۔ اس پر

عمل کرنے کا جوش

تمہارے اندر سے پیدا ہوگا۔ اور یہ جوش محبت اور عشق کے نتیجہ میں ہی پیدا ہو سکتا ہے اگر محبت ہی نہیں تو ہزار حکم بھی بیکار ہیں ارشادات کا بھی کوئی فائدہ نہیں اور توجہ دلانا اور زور دینا بھی بے سود ہے لیکن اگر حقیقی محبت اور عشق پیدا ہو جائے۔ تو میں ایک لفظ بھی نہ بولوں۔ پھر بھی تم پروانوں کی طرح دوڑے آؤ گے۔ پس

اصل سوال

تو دل کی محبت کا ہے۔ احکام کا نہیں۔ اگر محبت نہیں تو سارا قرآن سنانے سے بھی کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ لیکن اگر محبت پیدا ہو جائے۔ تو دنیا خواہ تمہیں روکنے کے لئے پورا زور لگائے۔ پھر بھی تمہارا قدم اسی طرف اٹھے گا جس طرح کہ روکنے روکتے بھی

پروانے شمع پر

آ ہی گرتے اور اپنی جانیں فدا کر دیتے ہیں ‡

جلسہ سالانہ پر تشریف لانے والے احباب سے ضروری گزارشات

(۱) جلسہ سالانہ کے لئے روانگی کے وقت خاص قادیان تک کے ٹکٹ کا مطالبہ کیا جائے بعض اوقات ریلوے والے اپنی سہولت کیلئے امرتسر یا بٹالہ تک کا ٹکٹ دے دیتے ہیں۔ اس صورت میں سٹیشن ماسٹر سے مل کر قادیان تک کا ٹکٹ بنوانے کی کوشش کی جائے۔ اگر پھر بھی اس میں کامیابی نہ ہو۔ تو امرتسر یا بٹالہ پہنچکر قادیان کا ٹکٹ خریدنے کا ضرور انتظام کر لیا جائے۔ شعبہ استقبال کے کارکن اس غرض کے لئے ہر ممکن امداد کیلئے وہاں موجود ہوں گے۔ انشاء اللہ۔ اگر کسی مجبوری کی وجہ سے بٹالہ یا امرتسر کے آگے کا ٹکٹ خریدا نہ جاسکے تو گارڈ کو اطلاع ضرور کر دینی چاہیئے۔

(۲) امرتسر۔ بٹالہ اور قادیان کے ریلوے سٹیشنوں پر مہمانوں کی خدمت اور راہنمائی کیلئے شعبہ استقبال کے کارکن انشاء اللہ موجود رہیں گے جلسہ پر تشریف لانے والے احباب انہیں انشاء اللہ ہر خدمت کے لئے ہر وقت تیار پائیں گے۔

(۳) بعض احباب رش میں امرتسر سے گاڑی کی چھت پر سوار ہو جاتے ہیں جس سے خطرناک نتائج پیدا ہو سکتے ہیں۔ حال ہی میں چھتوں پر چڑھنا اور پائیدانوں پر کھڑا ہونا ممنوع قرار دیا گیا ہے احباب کو اس سے احتراز کرنا چاہیئے۔

(۴) قادیان پہنچکر ٹکٹ ریلوے والوں کو ضرور دیدینا چاہیئے۔ تاکہ انہیں مہمانوں کی صحیح تعداد کا اندازہ ہو سکے۔

(۵) قادیان میں قلیوں اور تانگوں کے ریٹ مقرر ہیں۔ جو ہر قلی اور تانگہ والے کے پاس لکھے ہوئے موجود ہوتے ہیں۔ اسی ریٹ کے مطابق دام دینے چاہئیں۔ قلی کو سامان دینے سے قبل اس کا نمبر نوٹ فرما لیا جائے۔ ایسا نہ ہو کہ وہ سامان لے کر گم ہو جائے

(۶) بعض اوقات ریلوے کا عملہ مسافروں کو تنگ کرنے یا ان سے ناجائز رقم وصول کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ایسی تمام شکایات کارکنان استقبال کو فوراً پہنچا دینی چاہئیں۔

(۷) واپسی پر بھیڑ اور جلدی میں بعض اوقات ٹکٹ دیتے وقت اصل کرایہ سے زائد رقم چارج کر لی جاتی ہے۔ اس کے متعلق احباب خاص طور پر محتاط رہیں اور اتنی ہی رقم دیں جتنا اصل کرایہ ہو۔ اگر کوئی شخص ان سے زیادہ کرایہ وصول کرلے تو فوراً کارکنان استقبال کو اس کی اطلاع فرما دیں۔ جو اس کے ازالہ کی انشاء اللہ پوری کوشش کریں گے۔

نیز ٹکٹ خریدتے وقت اصل منزل مقصود کے ٹکٹ مطالبہ کیا جائے۔ بعض اوقات بٹالہ یا امرتسر تک کا ہی ٹکٹ دے دیا جاتا ہے جہاں سے دوبارہ خریدنے میں سخت دقت کا سامنا ہوتا ہے

جماعتوں کی قیام گاہوں کا نقشہ اور تانگوں۔ قلیوں کی اجرت کی تفصیل انشاء اللہ بعد میں شائع کی جائیگی

خاکسار:۔ محبوب عالم خالد ایم اے ناظم استقبال جلسہ سالانہ قادیان

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر مختلف زبانوں میں تقاریر

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ۲۹ دسمبر ۱۹۴۴ء بروز جمعہ صبح ۹ ½ بجے مسجد اقصیٰ میں زیر صدارت حضرت مفتی محمد صادق صاحب ایک جلسہ منعقد ہوگا۔ جس میں دنیا کی مختلف زبانوں میں احمدیت کی تصدیق و تائید میں تقاریر ہوں گی۔ احباب بکثرت شریک ہوں۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

تحریک جدید کے وعدے ۳۱ دسمبر تک پیش کریں

فرمایا:۔ "یاد رکھو! یہ اموال ہمیشہ نہیں رہیں گے۔ اور یہ زندگیاں بھی ہمیشہ نہیں رہیں گی یہ تنگیاں ہمارے ساتھ نہیں جائیں گی۔ بلکہ ہمارے چندے اور ہماری قربانیاں ہمارے ساتھ جائیں گی۔ یہاں کا کھایا ہوا ہمارے کام نہیں آئے گا۔ بلکہ جو خدا کے رستہ میں خرچ کیا ہوا ہوگا۔ وہی ہمارے کام آئے گا۔ پس ابدی اور دائمی زندگی حاصل کرنے کے لئے آگے بڑھو" اور تحریک جدید کے جہاد میں حصہ لیتے ہوئے اپنے مالوں کو خدا کی راہ میں قربان کردو ــــ بے شک ہندوستان کے لئے وعدوں کی تاریخ ۳۱ دسمبر ہے۔ مگر ہر فرد اور ہر جماعت کوشش کرے کہ اس کے وعدوں کی فہرست ۳۱ دسمبر سے پہلے پہلے حضور کے پیش ہو جائے مگر اس کے لئے ابھی سے پوری جدوجہد کی ضرورت ہے۔ یاد رہے دفتر اول والے وہ ہیں۔ جو پہلے دَور میں متواتر حصہ لیتے رہے۔ وہ اب گیارھویں سال کا وعدہ حضور کے پیش کریں۔ اور دفتر ثانی وہ۔ جو اب نئے شامل ہوں گے۔ وہ کم سے کم ایک ماہ کی آمد سال اول میں وعدہ حضور کے پیش کریں۔

برکت علی خان فنانشل سکرٹری تحریک جدید

مجالس خدام الاحمدیہ سے ایک ضروری اپیل

ہماری جماعت میں تبلیغ کو جو اہمیت حاصل ہے۔ اس کے پیش نظر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے تبلیغ کے لئے ایک علیحدہ مستقل شعبہ قائم کیا ہے۔ تا خدام میں تبلیغی جدوجہد کو زیادہ سے زیادہ منظم اور مضبوط کیا جائے۔ تمام مجالس خدام الاحمدیہ کی خدمت میں بذریعہ اعلان ھذا درخواست کی جاتی ہے۔ کہ آئندہ وہ باقاعدہ اپنی ہفتہ وار اور ماہوار رپورٹوں میں تبلیغی جدوجہد کے متعلق خصوصاً ذکر کیا کریں اور یہ تحریر کریں کہ حضرت امیر المومنین کے خطبہ "الاتلااسمر" کے بعد انہوں نے اپنی تبلیغی مساعی میں کیا اضافہ کیا ہے۔ کئی نیکیاں ایسی ہوتی ہیں۔ مختلف اوقات میں ضرورت کے لحاظ سے ان کی اہمیت بڑھ جاتی ہے۔ اس زمانہ میں تبلیغ ایسی نیکی ہے جس کا بہت ہی بڑا ثواب ہے۔ جو بھی اس نیک کام میں حصہ لے گا۔ وہ اپنی آخرت کے لئے بہت ذخیرہ جمع کرے گا۔ اور مومن کا مقصد اور مدعا ہوتا ہی یہ ہے کہ اس کی آخرت سنور جائے۔

مختصر الفاظ میں اس ضرورت کو بیان کرتے ہوئے مجالس خدام الاحمدیہ سے اپیل کی جاتی ہے کہ وہ اپنی تبلیغی جدوجہد کو زیادہ کریں اور مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو باقاعدہ رپورٹیں بھیجتے رہیں۔ کہ وہ اس میدان میں کیا کر رہے ہیں۔

خاکسار عباس احمد مہتمم تبلیغ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروگرام جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ بابت ۱۳۲۳ ہش / ۱۹۴۴ء

پہلا دن مورخہ ۲۶ ماہ فتح ۱۳۲۳ ہش بروز سہ شنبہ (منگل)

اجلاس اول

وقت	عنوان	مقرر
۱۱-۰۰ بجے سے ۱۱-۱۰ بجے تک	تلاوت قرآن مجید	
۱۱-۱۰ ،، ۱۱-۴۰ ،،	افتتاحی تقریر و دعا	حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز
۱۱-۴۰ ،، ۱۱-۴۵ ،،	نظم	
۱۱-۴۵ ،، ۱۲-۴۰ ،،	وحی الٰہی اور اللہ تعالیٰ کی ذات پر زندہ یقین	جناب چودھری فتح محمد صاحب سیال ایم۔اے ناظر اعلیٰ
۱۲-۴۰ ،، ۱-۲۰ ،،	ذکر حبیب	حضرت ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب سابق مبلغ امریکہ
۱-۲۰ ،، ۲-۰۰ ،،	ختم نبوت کی حقیقت کے متعلق بزرگان سلف کا نقطہ نظر	الحاج مولوی محمد سلیم صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ سابق مبلغ مصر

۲ بجے سے ۳ بجے تک نماز ظہر و عصر

اجلاس دوم

وقت	عنوان	مقرر
۳-۰۰ بجے سے ۳-۱۵ بجے تک	تلاوت قرآن مجید و نظم	
۳-۱۵ ،، ۴-۰۵ ،،	غیر احمدیوں پر عقائد احمدیہ کا اثر و نفوذ	جناب مولوی محمد یار صاحب عارف مولوی فاضل سابق مبلغ انگلستان
۴-۰۵ ،، ۴-۵۵ ،،	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بے مثل شان احمدیت کے نقطۂ نظر سے	جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور عامہ و خارجہ
۵-۰۰ ،، ۵-۴۵ ،،	حضرت کرشن کی آمد ثانی	جناب مہاشہ محمد عمر صاحب مولوی فاضل

اجلاس شب ـ مسجد اقصیٰ

وقت	عنوان	مقرر
۸-۳۰ بجے سے ۸-۴۵ تک	تلاوت قرآن مجید و نظم	
۸-۴۵ سے ۹-۲۵ ،،	بائبل میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق پیشگوئیاں	جناب مولانا مولوی ابوالعطاء صاحب فاضل پرنسپل جامعہ احمدیہ
۹-۳۰ سے ۱۰-۱۰ ،،	مسیح ہندوستان میں ـ جدید تحقیقات	جناب مولانا عبدالرحیم صاحب درد ایم۔اے سابق امام مسجد لندن

دوسرا دن مورخہ ۲۷ ماہ فتح ۱۳۲۳ ہش بروز چہار شنبہ (بدھ)

اجلاس اول

وقت	عنوان	مقرر
۱۱-۰۰ بجے سے ۱۱-۱۵ بجے تک	تلاوت قرآن مجید و نظم	
۱۱-۱۵ ،، ۱۲-۰۰ ،،	اللہ تعالیٰ کی صفت مالکیت	جناب قاضی محمد اسلم صاحب ایم اے پروفیسر گورنمنٹ کالج لاہور
۱۲-۰۰ سے ۱۲-۵۰ ،،	اسلامی سیاست کے اصول	آنریبل جسٹس چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب جج فیڈرل کورٹ انڈیا
۱۲-۵۵ ،، ۱-۴۵ ،،	تمدن اسلام کا اثر اقوام یورپ پر	حضرت صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب پرنسپل تعلیم الاسلام کالج قادیان

۲ بجے سے ۳ بجے تک نماز ظہر و عصر

اجلاس دوم

بعد نماز ظہر و عصر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تقریر شروع ہوگی

تیسرا دن مورخہ ۲۸ ماہ فتح ۱۳۲۳ ہش بروز پنجشنبہ (جمعرات)

اجلاس اول

وقت	عنوان	مقرر
۱۱-۰۰ بجے سے ۱۱-۱۵ بجے تک	تلاوت قرآن مجید و نظم	
۱۱-۱۵ ،، ۱۲-۰۵ ،،	غیر مبائعین کی تبدیلی عقیدہ اور تبدیلی عمل	جناب قاضی محمد نذیر صاحب فاضل پروفیسر تعلیم الاسلام کالج
۱۲-۰۵ ،، ۱۲-۴۵ ،،	افریقہ میں اشاعت اسلام و احمدیت اور اس کے مواقع	الحاج مولوی نذیر احمد صاحب افریقی مبلغ سیرالیون مغربی افریقہ
۱۲-۴۵ ،، ۱-۰۰ ،،	احمدی نوجوان	از حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ قادیان
۱-۰۰ ،، ۱-۵۰ ،،	بہائی تحریک کی حقیقت اور بہائیوں کی شریعت کا اسلامی شریعت سے موازنہ	مولوی ابوالعطاء صاحب فاضل پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان

۲ بجے سے ۲-۴۵ تک نماز ظہر و عصر

اجلاس دوم

بعد نماز ظہر و عصر تلاوت قرآن مجید کے بعد

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی تقریر شروع ہوگی

الداعی :- ناظر دعوۃ تبلیغ قادیان ۹۷

پروگرام جلسہ سالانہ خواتین ۱۳۲۳ ہش / ۱۹۴۴ء

۲۶ دسمبر بروز منگل

اجلاس اول

وقت	عنوان	مقرر
۱۰-۳۰ بجے سے ۱۰-۴۰ تک	تلاوت قرآن مجید	جنابہ محترمہ استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ
۱۰-۴۰ ،، ۱۰-۵۰ ،،	نظم	
۱۰-۵۰ ،، ۱۱-۲۵ ،،	نفس انسانی کی تربیت صغر سنی میں بہتر ہو سکتی ہے (الہام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ)	جنابہ محترمہ امۃ العزیز بیگم صاحبہ
۱۱-۲۵ ،، ۱۱-۵۵ ،،	اگر پچاس فیصدی عورتوں کی اصلاح کر لو تو اسلام کو ترقی حاصل ہو جائے گی۔	محترمہ حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ
۱۱-۵۵ سے ۱۲-۱۵ ،،	کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مطالعہ	جنابہ محترمہ استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ
۱۲-۱۵ ،، ۱۲-۳۰ ،،	دور مصلح موعود اور احمدی خواتین	،، ،، امۃ اللہ بیگم صاحبہ بنت مولوی ابوالعطاء صاحب

اس کے بعد مردانہ پروگرام از جلسہ گاہ مردانہ

نوٹ:- بعد نماز مغرب لجنہ اماء اللہ کا ایک اجلاس بمکان سیدہ ام طاہر احمد صاحب مرحومہ منعقد ہوگا جس میں لجنہ اماء اللہ بیرونجات کی نمائندگان کی شمولیت ضروری ہوگی۔

۲۷ دسمبر بروز بدھوار

وقت	عنوان	مقرر
۱۰-۳۰ بجے سے ۱۰-۴۰ تک	تلاوت قرآن مجید	جنابہ محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری ظفر الدین صاحب
۱۰-۴۰ ،، ۱۰-۵۰ ،،	نظم	
۱۰-۵۰ ،، ۱۱-۲۰ ،،	زندگی کا مقصد	جنابہ محترمہ سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ
۱۱-۲۰ ،، ۱۱-۵۰ ،،	عورت کے حقوق کی مکمل حفاظت صرف اسلام نے ہی کی	،، ،، سیدہ فضیلت صاحبہ
۱۱-۵۰ ،، ۱۲-۱۵ ،،	حضرت فضل عمر کے عہد کی مستورات کا مقابل حضرت عمر رضہ کے عہد کی مستورات کی روشنی میں	،، ،، امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ بنت غلام حسین صاحب آف جھنگ
۱۲-۱۵ ،، ۱۲-۳۰ ،،	اسلامی مجالس کے آداب	جنابہ محترمہ کلثوم بیگم صاحبہ اہلیہ چودھری مشتاق احمد صاحب

ایک بجے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تقریر شروع ہوگی۔ بعدہٗ پروگرام از جلسہ مردانہ

۲۸ دسمبر بروز جمعرات

وقت	عنوان	مقرر
۱۰-۳۰ بجے سے ۱۰-۴۰ تک	تلاوت قرآن مجید	استانی سیدہ بنت میر مہدی حسین صاحب مرحوم
۱۰-۴۰ ،، ۱۰-۵۰ ،،	نظم	
۱۰-۵۰ ،، ۱۱-۱۰ ،،	احمدیت کی ترقی اور اشاعت میں عورتوں کے فرائض	جنابہ محترمہ استانی حور بانو صاحبہ
۱۱-۱۰ ،، ۱۱-۲۵ ،،	احمدی عورت کے اخلاق کیسے ہونے چاہئیں	از امۃ السلام بیگم صاحبہ
۱۱-۲۵ ،، ۱۱-۵۵ ،،	قرون اولیٰ میں اسلامی خواتین کے کارنامے	جنابہ محترمہ زبیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ محمد نواز خان صاحب
۱۱-۵۵ ،، ۱۲-۳۰ ،،	رپورٹ جلسہ سالانہ لجنہ اماء اللہ	جنرل سیکرٹری صاحبہ لجنہ اماء اللہ

بعدہٗ مردانہ پروگرام از جلسہ گاہ مردانہ

خاکسار:- جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نوٹ:- اس پروگرام میں تبدیلی ناظر دعوت و تبلیغ کی اجازت سے ہو سکے گی۔ ہر اجلاس میں دوسری تقریر کے بعد پانچ منٹ کے وقفہ میں خاص اجازت کے ساتھ اعلانات کئے جائیں گے۔ اس کے علاوہ دوران تقریر یا کسی اور موقعہ پر کسی کو سوال کرنے یا بولنے کی اجازت نہیں ہے۔

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن۔ ۱۱ دسمبر۔ حکومت برطانیہ نے ایک زبردست بحری بیڑا بحرالکاہل کے لئے تیار کر لیا ہے۔ یہ بیڑا آسٹریلیا کی چھاؤنیوں میں رہے گا۔ اور بحرالکاہل میں حسب ضرورت ہر جگہ پہنچ جایا کریگا۔ ایڈمیرل فریزر اس کے کمانڈر ہونگے۔ آپ ہی نے جرمنی کا مشہور جنگی جہاز شارن ہاسٹ غرق کیا تھا۔ اس وقت جو برطانی بیڑا ہندوستان کے پانیوں میں ہے۔ وہ ایسٹ انڈیز کا بیڑا کہلائے گا۔

واشنگٹن ۱۱ دسمبر۔ امریکن فوج نے جزیرہ لی ٹے کی چھاؤنی آرمور پر قبضہ کر لیا ہے۔ کچھ دستے مغربی کنارے پر پہنچ گئے ہیں۔ اس سے ہزاروں جاپانی سپاہی ایک تنگ علاقہ میں گھر گئے ہیں۔ اور اب انہیں تباہ کیا جا رہا ہے۔

چنگکنگ۔ ۱۱ دسمبر۔ توشان پر دوبارہ قبضہ کرنے کے بعد چینی دستے آگے بڑھ رہے ہیں۔ اور انہوں نے اگلے جاپانی دستوں کو کوانگسی کی طرف دھکیل دیا ہے۔

واشنگٹن ۱۱ دسمبر۔ ٹوکیو ریڈیو نے اعلان کیا ہے۔ کہ گذشتہ شب بھاری امریکن بمباروں نے پھر ٹوکیو پر حملہ کیا۔

لنڈن ۱۱ دسمبر۔ مغربی محاذ سے تازہ ترین اطلاع یہ ہے۔ کہ ساتویں امریکن فوج شمالی السس کے شہر ہگناؤ میں داخل ہو گئی ہے۔ اور اب اس شہر کے گلی کوچوں میں لڑائی ہو رہی ہے۔ یہ شہر رائن سے تیرہ میل کے فاصلہ پر ہے۔ پہلی امریکن فوج روہر کے کنارے اپنے مورچوں کو مضبوط کر رہی ہے۔ پانسو امریکن طیاروں نے ۶½ سو فائٹروں کی مدد سے جرمنی کے دو صنعتی شہروں پر زوردار حملہ کیا۔

لنڈن ۱۱ دسمبر۔ روسی فوجیں اب ہنگری کے دارالسلطنت بوڈاپسٹ سے ½ میل دور ہیں۔ کچھ اور دستے دریائے ڈینیوب کی وادی کے ساتھ ساتھ بڑھ رہے ہیں۔ اور اب صرف دس میل دور ہیں۔

لنڈن۔ ۱۱ دسمبر۔ اٹلی میں آٹھویں فوج کے دستے فائنزا جانیوالے جنوب مغربی راستوں پر حملے کر رہے ہیں۔

لنڈن ۱۱ دسمبر۔ یونان میں باقاعدہ یونانی فوجوں کی جن کے ساتھ انگریزی فوجیں بھی ہیں۔ باغیوں سے لڑائی ہو رہی ہے۔ اور انہوں نے ایتھنز کی مشرقی بیرونی بستیوں سے باغیوں کو نکال دیا ہے۔ پیریئس کی بندرگاہ کے اکثر حصہ پر باغیوں کا قبضہ ہے۔ اسی طرح ایتھنز کے بہت سے علاقہ پر بھی۔ باغیوں نے توپوں کی مدد سے برطانی فوج پر زبردست حملہ کیا۔ مگر اسے ناکام بنا دیا گیا۔ برطانی طیاروں نے باغیوں پر بم برسائے۔ ایتھنز کے بہت سے پولیس سٹیشن بھی باغیوں کے قبضہ میں ہیں۔ سالونیکا اور پٹراس میں بھی لڑائیاں ہو رہی ہیں۔

لنڈن۔ ۱۱ دسمبر۔ بلگریڈ کے آزاد ہونے سے اب تک یوگوسلاویہ میں ۱۰۵ مردوں اور عورتوں کو پھانسی کی سزا دی جا چکی ہے۔ ان پر جرمنوں کی امداد کرنے کا الزام تھا۔ کئی اور لوگوں پر بھی مقدمات چل رہے ہیں۔

کانڈی ۱۱ دسمبر۔ برما کے جس علاقہ کو اتحادیوں نے آزاد کروایا ہے۔ وہاں فوجی حکومت قائم کر دی گئی ہے۔ یہ حکومت تین لاکھ ننگ دھڑنگ برمیوں کی دیکھ بھال کر رہی ہے۔ جن کے پاس کوئی چیز باقی نہیں رہی۔ ان کے لئے ہوائی جہازوں کے ذریعہ خوراک اور کپڑے بھیجے جا رہے ہیں۔

لنڈن ۱۱ دسمبر۔ اس قسم کی خبریں پھیل رہی ہیں۔ کہ روس ترکی سے ڈپلومیٹک تعلقات منقطع کرنے کے سوال پر غور کر رہا ہے۔ ترک اس خبر سے بہت پریشان ہیں۔ روس نے اب تک ترکی سے کوئی ایسا مطالبہ بھی نہیں کیا۔ جسے اس نے نامنظور کر دیا ہو۔

ماسکو ۱۱ دسمبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ روس اور فرانس کی حکومتوں میں ایک معاہدہ پر دستخط ہو گئے ہیں۔ دونوں ملکوں نے اعلان کیا ہے۔ کہ وہ اس وقت تک جنگ کو جاری رکھیں گے۔ جب تک کہ جرمنی کو کامل شکست نہ ہو جائے۔ نیز کسی نئے حملہ سے یورپ کی حفاظت کے لئے تمام ضروری اقدام کریں گے۔ جنرل ڈیگال ماسکو سے واپس روانہ ہو گئے ہیں۔

لنڈن ۱۱ دسمبر۔ برطانیہ اور امریکن گورنمنٹوں کے ایک مشترکہ اعلان میں کہا گیا ہے۔ کہ نومبر کے مہینہ میں دشمن کی کافی آبدوزیں غرق کی گئی ہیں۔ اور اتحادی جہازوں کا نقصان بالکل معمولی ہے۔ اعلان میں کہا گیا ہے۔ کہ جرمنی نئی قسم کی آبدوزیں اب سمندر میں آنے والی ہیں۔ جو پہلی آبدوزوں سے بہت اعلیٰ ہیں۔

لنڈن۔ ۱۱ دسمبر۔ ہالینڈ کے محاذ پر موسم کی خرابی اتحادی فوجوں کے لئے تکلیف کا باعث بن رہی ہے۔ یہ علاقہ دلدلی ہے۔ اور جہاں دلدل موجود نہ تھی۔ وہاں دریا کے بند توڑ کر جرمنوں نے دلدلیں بنا دی ہیں۔ علاقہ میدانی ہے۔ جہاں چھپنے کی جگہ نہیں۔ اور اگر خندق کھودی جائے۔ تو اس میں فوراً پانی بھر جاتا ہے۔ آخن کے علاقہ میں سپاہیوں کو پیٹ کے بل آگے بڑھنا پڑتا ہے۔ سردی بہت ہے۔ اور اب برفباری بھی شروع ہو گئی ہے۔ مارشل منٹگمری نے نامہ نگاروں کو بتایا کہ جرمنوں نے دریائے رائن اور دریائے وال کا درمیانی علاقہ پانی سے بھر دیا ہے۔

لنڈن ۱۱ دسمبر۔ کچھ اور برطانوی فوج یونانی باغیوں پر قابو پانے کے لئے ایتھنز پہنچ رہی ہے باغیوں کی تعداد ۲۵ ہزار بیان کی جاتی ہے۔

لنڈن ۱۱ دسمبر۔ اٹلی میں دشمن نے دریائے لیمون کے کنارے اتحادی مورچوں پر ٹینکوں کا جوابی حملہ کیا۔ مگر اسے ناکام بنا دیا گیا۔

لنڈن ۱۱ دسمبر۔ مغربی محاذ پر فرانسیسی دستوں نے تھان کے مقام پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور اب وہ ساتویں امریکن فوج سے ملنے کے لئے بڑھ رہے ہیں۔ ساتویں فوج بھی ان سے ملنے کی کوشش میں ہے۔ نویں امریکن فوج کے محاذ پر جرمن گھبراہٹ کے عالم میں قلعہ بندیاں کر رہے ہیں۔

کانڈی۔ ۱۱ دسمبر۔ شمالی برما میں چھتیسویں برطانی ڈویژن نے ریلوے لائن والے علاقے میں ناباسے بڑھ کر انڈا پر قبضہ کر لیا۔ کچھ دستے مشرق کی طرف بڑھ کر کاتھا میں داخل ہو گئے ہیں۔ بھامو کے شمال مشرق میں چینی فوجوں کو معمولی کامیابی ہوئی۔

آپ کو اولاد نرینہ کی خواہش ہے

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کا تحریر فرمودہ نسخہ

جن عورتوں کے ہاں لڑکیاں ہی لڑکیاں پیدا ہوتی ہوں۔ ان کو شروع سے ہی دوائی "فضل الٰہی" دینے سے تندرست لڑکا پیدا ہوگا۔

قیمت مکمل کورس سولہ روپے عـ۱۶ـہ

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah